© rasailojaraid.com

مطبوعات

روایت مرتبین: محمد سہیل عمر و جمال پانی پتی ۔ ناشر: مکتبہ روایت، لاہور۔
تقسیم کنندگان: سہیل اکیڈمی محمد علی امین مارکیٹ۔ چوک اردو بازار لاہور ۲ جلد ۳
صفحات ساڑھے تین سو سے زائد۔ قیمت پیپر بیک ۔/۶۵ روپے۔ مجلد ۔/۷۵ روپے۔
جلد ۴، صفحات ساڑھے چھ سو سے زائد۔ قیمت پیپر بیک ۔/۶۵ روپے، مجلد ۔/۷۵ روپے

بظاہر یہ کتابی سلسلہ ہے جس کے شمارہ ۱ اور ۲ کو دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ صرف ۳ اور ۴ سامنے ہے۔ ترجمان القرآن کے عنوانِ مطبوعات کے تحت ہم مجبور ہیں کہ بڑی سے بڑی بات کو کم سے کم لفظوں میں کہیں۔

سلیم احمد ہمارے دور کے صاحبِ تفکر، ماہرِ مکالمہ، عارفِ تجزیہ کاری، نسیمِ گلشنِ تخلیق اور مجاہدِ میدانِ تنقید تھے۔ مختصر یہ کہ بڑے مرتبے کے لکھنے والے، بہت لکھنے والے اور مختلف میدانوں میں لکھنے والے۔ بڑے بڑے لکھنے والوں سے ان کے رابطے تھے اور نوخیز قوتوں کو بھی وہ برادرانہ یا دوستانہ فضا میں بحث و مکالمہ کے ذریعے سوچنے اور لکھنے کی تربیت دیتے۔ عسکری سکول سے متعلق ہونے کے باوجود خود ایک سکول بن گئے۔ ادب کی فضاؤں میں کسی نہ کسی حریف کے ساتھ کنکوا بازی بھی جاری رہتی اور ایک دنیا ان کا ہنر دیکھ کر عش عش کر اٹھتی۔ خود مجھ سے بھی اختلاف ہوا مگر میں اختلاف کی بازیاں جیتنے سے زیادہ چونکہ ہم قلمی کے رشتے کا احترام قائم رکھنا اہم سمجھتا تھا لہٰذا طرح دے گیا۔ خیال تھا کہ کبھی ان کے اعتراضات کا جواب لکھوں گا مگر اب جب وہی نہ رہا تو اپنی باتیں اور کسے سنائیں۔

ان دو کتابوں میں جو موصول ہوئی ہیں سلیم احمد کی اپنی تحریروں اور گفتگوؤں کے علاوہ ان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متعلق دوسرے نامور اصحاب کے خیالات اور تجزیے اور ان کی شخصیت و سوانح اور ان کے فن پر لکھے ہوئے مقالے اتنا کچھ ہے کہ میں نے ان کے مطالعہ ہی میں ایک مہینہ گزار دیا۔ یہاں تو میں تحریروں کی ضروری فہرست لکھنے والوں کے نام بھی عرض نہیں کر سکتا۔

ان کی شخصیت کی رفعتوں اور اس کے اعماق کو سمجھنے کے لئے بڑا اہم کلیدی مضمون ان کے بھائی شمیم احمد کا ہے (بھائی صاحب)۔ ایام کے سارے چکر اور حالات کی وہ ساری ضربیں سامنے آجاتی ہیں جو سلیم کو گھڑ کر بنانے میں کچھ نہ کچھ دخل رکھتی ہیں۔ بلقیہ سلیم تو خود بنا۔

سلیم وادئ عمر میں جس فکری لکیر پر سفر کرتا ہے وہ مختلف مذہبی منازل سے اسے گزارتی ہوئی آگے بڑھتی ہے۔ بدیں وجہ اسلامیت کا عنصر سلیم کی شخصیت اور سلیم کے ہنر سے جدا نہیں ہوسکا مگر وہ عسکری سکول کی اصطلاح کے تحت چاہے تو اسلامی ادب کو مان لے۔ البتہ جہاں جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والا کوئی آدمی بولا اس کی حالت غیر ہوجائے گی۔ حالانکہ دیکھنے کی اصل چیز کسی کی ادبی نگارشات ہیں یا اس کا بنیادی ادبی تصور۔ مجھے مثلاً اس تصور ادب سے اتفاق نہیں ہے کہ اسے لازماً "سیکولر" ہونا چاہیئے۔ میں کہتا ہوں کہ خدا پرست آدمی کا اعتقاد اگر محض آرائشی اور نمائشی نہیں، دل میں اترا ہوا ہے تو اس کے قعرِ ذہن سے جو بھی چیز تخلیق ہوگی اس میں خدا پرستی اس طرح شامل ہوگی جس طرح گلاب کے پھول کی رنگت کے ساتھ مخصوص خوشبو! دنیائے ادب میں میں کسی کو جماعت اسلامی پر غور کرنے کے لئے نہیں پکارتا۔ میں تو گلاب کے پھول والی مندرجہ بالا بات کو سوچنے کے لئے بیان کرتا ہوں۔ آپ نہیں مانتے، نہ مانیں۔ کوئی اس جرم کی وجہ سے [illegible] گرہمن میں رکھ کر مجھے پتھر مارتا ہے تو میں کوشش کروں گا کہ میرا صبر اور توازن برقرار رہے۔ میں ہنستے مسکراتے اختلاف کرنا چاہتا ہوں اور اختلاف کرنے یا سننے کے بعد بھی ہنستے مسکراتے اس جذبے سے جدا ہونا چاہتا ہوں کہ پھر ملا جاسکے۔ بار بار ملا جاسکے۔

سلیم کی بات چھیڑیں تو اس سے شاخ در شاخ مبحث نمودار ہونے لگتے ہیں۔ اس حکایتِ لذیذ کی گرفت سے قلم کو نکالتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ "روایت" (۳، ۴) نہ صرف ایک اچھا ذخیرۂ ادب ہے بلکہ سلیم احمد کو سمجھنے کے لئے بالخصوص ایک وقیع مجموعۂ نگارشات ہے۔

© rasailojaraid.com